



سوال

(262) پردہ اور بے حجابی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پردہ اور بے حجابی

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پردہ اور بے حجابی

الحمد للہ وحده، والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده، وعلی آله وصحبه۔ اما بعد:

بروہ انسان جس میں ادنیٰ سی بھی معرفت ہو، جانتا ہے کہ بہت سے ممالک میں عورتوں کے اظہار حسن وجمال، مردوں سے عدم حجاب اور نمائش زینت۔۔۔ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔۔۔ کے باعث ہی مصیبتیں عام ہوتی ہیں۔ بلاشک و شبہ عورتوں کی بے پردگی عظیم منکرات، ظاہر معاصی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی عقوبتوں اور مصیبتوں کے اسباب میں سے بڑا سبب ہے کیونکہ فواحش منکرات کا ظہور، جرائم کا ارتکاب، قلت حیا اور عموم فساد وغیرہ اظہار حسن وجمال اور عدم حجاب ہی کے برگ وبار ہیں۔

مسلمانو! اللہ سے ڈرو اپنے بے وقوف لوگوں کو روکو اور عورتوں کو منع کرو کہ وہ ان امور کے ارتکاب سے باز آجائیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ ان سے پردہ کی پابندی کرو اور اللہ کے غضب اور اس کی عظیم سزاؤں سے ڈراؤ۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((ان الناس اذا راوا المنکر فلم یغیرہ او شک ان یعمہم اللہ یعتابہ))

”جب لوگ برائیوں کا ارتکاب ہونا دیکھیں اور منع نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے عذاب کی گرفت میں لے لے۔“

اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں فرمایا ہے:

لئن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد وعلیٰ ابن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یتخذون [۷۸](#) کانوا لایتنبأون عن منکر فعلوہ لئن شاہناک انک لیاکفون (المائدہ ۷۸/۷۹)

”جو لوگ بنی اسرائیل میں کافر ہوئے، ان پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی۔ یہ اس لئے کہ وہ نافرمانی کرتے اور حد سے تجاوز کرتے تھے (اور) برے کاموں سے، جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے بلاشبہ وہ برا کرتے تھے۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی تو فرمایا:

((والذی نفسی بیدہ لتامرّن بالمعروف و لتنمّن عن المنکر و لتناخذن علی ید السفیہ و لتناظرنہ علی الحق اطرا و لیضربن اللہ بقلوب بعضکم علی بعض ثم یلعنکم کل لعنم))

”اس ذات اقدس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم دو گے، برائی سے روکو گے، بے وقوف کے ہاتھ کو پکڑ لو گے (کہ وہ دست داری نہ کرے) اور اسے حق کی طرف لوٹا دو گے یا پھر تمہارے بعض لوگوں کے باعث تمہارے دیگر لوگوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ مردہ کر دے گا اور تم پر ایسے لعنت کرے گا جیسے اس نے اسرائیلیوں (بنی اسرائیل) پر لعنت کی تھی۔“

صحیح سند کے ساتھ نبی ﷺ کا یہ ارشاد بھی مروی ہے:

((من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فلیسانہ فان لم یستطع فبقلوبہ و ذلک اضعف الایمان))

”تم میں سے جو کوئی برائی کا کام دیکھے، اسے ہاتھ سے روک دے، اگر (اس کی) طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے منع کرے، اتنی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ نہایت کمزور درجے کا ایمان ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کریم میں عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ پردہ کی پابندی کریں، گھروں کو اختیار کریں اور فتنہ و فساد سے محفوظ رہنے کے لئے غیر محرم آدمیوں کے سامنے حسن و جمال کا اظہار کریں نہ نرم لب و لہجہ میں بات کریں ارشاد باری ہے:

يَا نِسَاءَ الْاٰتِيْنَ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ اِنْ اَتَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ ۳۲ وَ قُرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُولٰٓئِ وَاَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الرِّزْقًا وَاطْمَئِنَّ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ (الاحزاب ۳۲-۳۳)

”اے پیغمبر کی بیویو! تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم پر ہیبت کا رنگ رہنا چاہتی ہو تو (کسی اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں نہ کرو تاکہ وہ شخص جس کے دل میں کوئی مرض ہے کوئی امید (نہ) پیدا کر لے اور دستور کے مطابق بات کیا کرو اور پلپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح پہلے جاہلیت (کے دنوں) میں اظہارِ تجمل کرتی تھیں، اس طرح زینت نہ دکھاؤ اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ ادا کرتی رہو، اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتی رہو۔“

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو جو امات المؤمنین ہیں اور دنیا کی تمام عورتوں سے بہتر اور اطہر ہیں، منع فرمایا ہے کہ وہ بھی دوسرے مردوں کے سامنے نرم لب و لہجہ میں گفتگو نہ کریں تاکہ جس کے دل میں شہوتِ زنا کا مرض ہے، وہ طمع نہ کرنے لگ جائے اور یہ خیال نہ کرنے لگ جائے کہ وہ بھی اس کی ہم خیال ہیں نیز اللہ تعالیٰ نے گھروں میں رہنے کا حکم دیا اور زمانہ جاہلیت کے ”تبرج“ سے منع فرمایا ہے۔ ”تبرج“ کے معنی ہیں زینت اور محاسن، سر، چہرہ، گردن، سینہ، بازو اور ہینڈلیوں کا اظہار کیونکہ اس سے عظیم فساد اور بڑے بڑے فتنے رونما ہونے کا اندیشہ ہے اور یہ اظہار حسن و جمال ہی تو مردوں کے دلوں میں زنا کی تحریک پیدا کرنے کا بہت بڑا سبب ہے۔

قابلِ غور بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے نیکی و تقویٰ اور ایمان و طہارت کے باوصف (باوجود) امات المؤمنین کو ان منکر اشیاء سے منع فرما دیا ہے تو دیگر عورتوں کو تو بالاولیٰ ان سے باز رہنا چاہیے اور انہیں اسبابِ فتنہ سے زیادہ ڈرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو گمراہ کن فتنوں سے محفوظ رکھے۔

اس آیت میں مذکورہ احکام صرف ازواجِ مطہرات ہی کے لئے مخصوص نہیں بلکہ یہ سب مسلمان عورتوں کے لئے ہیں، عموم پر دلالت کے لئے آیت کا درج ذیل حصہ ملاحظہ فرمائیے:

وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ (الاحزاب ۳۳/۳۳)

”اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ ادا دیتی رہو، اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتی رہو۔“

اور یہ سب اوامر، ازواجِ مطہرات اور دیگر عورتوں کے لئے احکام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کے بعد ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَإِذَا نَأَىٰ لثَوْبُهُنَّ مَتَاعًا فَنَأَىٰ لثَوْبُهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذُلُّنَّ أَطْهَرَ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ (الاحزاب ۵۳/۳۳)

”اور جب پیغمبروں کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو یہ تمہارے اور ان (دونوں) کے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔“

یہ آیت کریمہ واضح نص ہے کہ عورتوں کے لئے مردوں سے پردہ اور ستر فرض ہے اور اللہ تعالیٰ نے پردے کی فرضیت میں مضمر حکمت کو بھی بیان فرمادیا ہے کہ یہ عورتوں اور مردوں کے دلوں کے لئے پاکیزگی کا باعث ہے نیز برائی اور اس کے اسباب سے دور کرنے والا ہے گویا اس بات کی طرف بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اشارہ فرمادیا ہے کہ عدم حجاب نجاست اور حجاب طہارت اور سلامتی ہے۔

مسلمانو! اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے آداب اختیار کرو، اس کے حکم کے سامنے سمرطاعت غم کرو اور عورتوں سے پردے کی پابندی کراؤ کیونکہ پردہ طہارت کا سبب اور سلامتی کا وسیلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُزْنِنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبٍ ذٰلِكَ اَّذْنٰى اَنْ يُغْرَفْنَ فَلَا يُؤْذِنَنَّ وَاَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (الاحزاب ۵۹/۳۳)

”اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ (باہر نکلا کریں تو) لپٹنے (چہروں) پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں یہ امر ان کے لئے موجب شناخت (واتیاز) ہوگا تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

جلا بيب، جلاباب کی جمع ہے۔ جلاباب اس کپڑے کو کہتے ہیں جسے عورت حجاب اور ستر پوشی کے لئے لپٹنے سر پر اوڑھتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سب مومن عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ لپٹنے پھرے اور بالوں یعنی مقامات حسن کو اوڑھیں سے چھپا کر رکھیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ عفت آب ہیں اور خود فتنہ میں مبتلا ہوں نہ دوسروں کے لئے فتنہ سامانی کا باعث بنیں۔ علی بن ابی طلحہ، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی ضرورت کے باعث گھروں سے نکلیں تو اوڑھنیوں کے ساتھ لپٹنے سروں کے اوپر سے چہروں کو ڈھانپ لیا کریں اور دیکھنے کے لئے صرف آنکھ ظاہر کر لیا کریں۔ امام محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سلمانی سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان :

يُزْنِنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبٍ (الاحزاب ۵۹/۳۳)

”لپٹنے (چہروں) پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں۔“

کی تفسیر کیا ہے؟ تو انہوں نے لپٹنے پھرے اور سر کو ڈھانپ لیا اور بائیں آنکھ کو ظاہر کر لیا۔

ان احکام کے بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس نہی اور ممانعت سے قبل اس باب میں جو تفسیر ہوئی ہو، اسے اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا کیونکہ وہ غفور رحیم ہے، پھر ارشاد ہے :

وَالنِّسَاءِ مِنَ اللّٰتِ لَا يَرْجُونَ زَكَاةً عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَلْبَسْنَ حِيَا بَهِنَّ غَيْرِ مُمَرِّجَاتٍ بِرِيْبَةٍ وَاَنْ يَسْتَعْظِفْنَ خَيْرٌ لَّنَّ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (النور ۶۰/۲۴)

”اور بڑی عمر کی عورتیں جن کو نکاح کی توقع نہیں رہی اور وہ کپڑے ہمارے (کر سر ننگا کر) لیا کریں تو ان پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنی زہبت کی چیزیں ظاہر نہ کریں اور اگر اس سے بچیں

تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے اور اللہ سننے اور جلنے والا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ بوڑھی عورتیں جنہیں اب نکاح کی امید نہیں، اگر پہنے پھروں اور ہاتھوں کو برہنہ کر لیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ اظہار حسن و جمال مقصود نہ ہو، اس سے معلوم ہوا کہ اظہار زینت کے لئے پھرے اور ہاتھوں کو نکا کرنے والی گناہ گار ہے خواہ وہ بوڑھی ہی کیوں نہ ہو، اس لئے کہ ہر گری پڑی چیز کو کوئی ضرور اٹھالیتا ہے اور اس لئے بھی کہ اس سے اس کے فتنہ میں مبتلا ہو لے گا شہید اندیشہ ہے۔ جب بوڑھی عورتوں کی یہ کیفیت ہے تو جوان اور خوبصورت عورتوں کے اظہار حسن و جمال سے تو یقیناً عظیم المیہ، شدید گناہ اور بت بڑا فتنہ رونما ہوگا۔ بوڑھی عورتوں کو پردہ کی رخصت دیتے وقت اللہ تعالیٰ نے ایک شرط یہ بھی عائد کی ہے کہ وہ نکاح کی امیدوار نہ ہوں، اگر وہ امیدوار ہوں گی تو یقیناً اظہار حسن و جمال کو اپنائیں گی لہذا اللہ تعالیٰ نے انہیں رخصت نہیں دی۔ آیت شریفہ کے خاتمہ پر اللہ تعالیٰ نے بوڑھی عورتوں کو بچنے کی وصیت کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ ان کے لئے بہتر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حجاب اور ستر پوشی کس قدر افضل عمل ہے اور اگر بوڑھی عورتیں بھی اسے اپنائیں تو اس کی فضیلت میں فرق نہیں آتا، جوان عورتوں کے لئے تو اس سے بہتر اور فتنہ کے اسباب سے دور رکھنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔

پردہ کے سلسلہ میں درج ذیل ارشادات ربانی بھی قابل ذکر ہیں :

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَى لَكُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفِيرٌ بَرَّاءٌ يُضْهِتُونَ ۚ ۳۰ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلَا يَضْرِبْنَ بِمَخْرَجِهِنَّ عَلَى الْجُجُوبِ وَلَا يَبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ النَّسَاءِ غَيْرِ أُولِي الْأَرْبَابِ مِنَ الرِّجَالِ أَوْ الظُّلْمِ الَّذِينَ لَمْ يَلْمُوهَا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنَ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهُ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (النور ۲۳/۳۰-۳۱)

اے پیغمبر! مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں، یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں، اللہ ان سے خبردار ہے اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زبور کے مقامات) ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینے پر اپنی اور ٹھنیاں اور ہڈیوں اور ہاتھوں اور پیرے ناوند، باپ، خسر، ناوند کے بیٹوں، بھائیوں، بھتیجیوں اور بھانجیوں اور اپنی (بھی قسم کی) عورتوں، لونڈیوں اور غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں سے جو عورتوں کے پردہ کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت اور (سجھار کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں کہ (جھنکار کی آواز کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زبور معلوم ہو جائے اور اسے اہل ایمان! سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔

ان دو مبارک آیتوں میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو نکاہیں نیچی رکھنے اور شرم گاہوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے، اس لئے کہ زنا کی برائی بہت خطرناک اور اس سے پیدا ہونے والا فساد بہت اندوہناک ہے۔ نظر کو اٹھانا دل کے مرض اور برائی کے وقوع کی علامت ہے جب کہ اسے جھکانا سلامتی کی دلیل ہے لہذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ کرتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ان سے خبردار ہے۔“

نظریں نیچی رکھنا اور شرم گاہوں کی حفاظت کرنا مومنوں کے لئے دنیا و آخرت میں پاکیزگی کا باعث ہوگا اور بصرفہ فرج کو کھلا چھوڑ دینا دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا بہت بڑا سبب ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی خبر دی کہ وہ لوگوں کے افعال سے باخبر ہے اور اس سے کچھ بھی مخفی نہیں، اس میں بھی گویا تھیر کا پہلو نمایاں ہے اور وہ اس طرح کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور کا ارتکاب کرتے وقت اور اس کے احکام سے اعراض کرتے وقت ہمیشہ یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ لچھے برے سب اعمال پر اللہ تعالیٰ کی نظر ہے اور وہ انہیں بخوبی جانتا ہے، جیسا کہ اس کا فرمان ہے :

يَلْعَلُمْ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ (غافر ۱۹/۲۰)

”وہ خیانت کرنے والی آنکھ اور سینوں کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔“

نیز فرمایا:

وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ (يونس ۱۰/۶۱)

”اور آپ جس حال میں ہوں، قرآن کی تلاوت کر رہے ہوں یا کوئی بھی عمل کر رہے ہوں، تو تم جو کام بھی کرتے ہو ہم بھی موجود ہوتے ہیں جب تم اس کام کو کرنا شروع کرتے ہو“
 لہذا ہر آدمی پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اس بات سے حیا محسوس کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے کوئی معصیت کا کام کرتے ہوئے دیکھے یا واجب الطاعت امور میں کوئی کمی پیشی دیکھے۔ مومن مردوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں کو یہ حکم دیا ہے

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ لِيَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَسْفِظْنَ مِنْ فُرُوجِهِنَّ (النور ۲۴/۳۱)

”اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔“

غض بصر (نگاہ نیچی رکھنا) اور حفظ فرج (عصمت و عفت) کا یہ حکم اس لئے دیا تاکہ اسباب فتنہ سے محفوظ رہیں نیز اس طرح عفت مآبی و سلامتی کی راہ کی طرف توجہ مبذول کرانا مقصود ہے۔ پھر فرمایا:

وَالَّذِينَ يَرْمِزُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِمَّنَّا (النور ۲۴/۳۱)

”اور اپنی آرائش کو ظاہر نہ ہونے دیں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہے“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”ناظِر مِمَّنَّا“ سے ظاہری لباس وغیرہ مراد ہے یعنی آپ کا مقصد یہ ہے کہ زیب تن کیا ہوا لباس اگر ظاہر ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ لباس حسین و جمیل اور فتنہ کا باعث نہ ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے جو ”وَمَا ظَلَمْنَا مِنْكُمْ“ کی تفسیر میں منقول ہے اس سے چہرہ اور ہاتھ مراد ہیں تو اس تفسیر کو آیت حجاب کے نزول سے قبل کی حالت پر محمول کیا جانے کا کیونکہ بعد میں تو اللہ تعالیٰ نے تمام جسم کی ستر پوشی کا حکم دے دیا جیسا کہ سورۃ الاحزاب کی مذکورہ آیت سے ثابت ہے اور اس پر وہ روایت بھی دلالت کرتی ہے جسے علی بن ابی طلحہ نے بیان کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ جب کسی ضرورت کے باعث لپٹنے گھروں سے باہر نکلا کریں تو لپٹنے سروں اور چہروں کو اوڑھنیوں سے چھپا لیا کریں ”شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور کئی اہل علم و دانش نے بھی اسی بات کی نشاندہی فرمائی ہے اور بلاشبک و شبہ حق بات بھی یہی ہے کیونکہ ساری فتنہ سامانی ہی چہروں اور ہاتھوں کے حسن و جمال کی بدولت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد قبل ازیں ذکر ہو چکا ہے کہ:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ (الاحزاب ۵۳/۳۳)

”اور جب بیخبروں کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔“

اس آیت شریفہ میں قطعاً کوئی استثناء نہیں۔ یہ محکم ہے اور اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ اس مسئلہ میں ازواج مطہرات اور مسلمانوں کی عورتیں سب برابر ہیں۔ سورہ نور کی مذکورہ آیات سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ کیونکہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بوڑھی عورتوں کو ناامیدی نکاح اور عدم تہرج کی دو شرطوں کے ساتھ حجاب سے مستثنیٰ قرار دیا ہے جیسا کہ



لفصیل کے ساتھ قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے۔ یہ مذکورہ آیت حجت ظاہرہ اور برہان قاطع ہے کہ عورتوں کے لئے بے پردگی اور اظہار زینب وزینت حرام ہے۔ قصہ آفک والی حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو فوراً اپنے پھر سے کو ڈھانپ لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ”وہ (حضرت صفوان رضی اللہ عنہ) انہیں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو) پردے کی آیت نازل ہونے سے پہلے پہچانتے تھے“ تو یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حکم حجاب کے نزول کے بعد عورتیں اپنے چہروں کے پردے کی وجہ سے نہیں پہچانی جاسکتی تھیں۔

آج عورتیں جس قدر دیدہ دلیری کے ساتھ حسن و جمال اور محاسن کا اظہار کرتی ہیں، یہ کسی سے بھی مخفی نہیں لہذا واجب ہے کہ ان تمام ذرائع اور وسائل کو ختم کر دیا جائے، جو فتنہ و فساد اور فواحش و منکرات کو جنم دیتے ہیں۔ سب سے بڑا سبب مردوں اور عورتوں کی خلوت گزینی اور عورتوں کا بغیر محرم کے سفر کرنا ہے حالانکہ حضرت محمد ﷺ کا ارشاد گرامی ہے :

((لا تسافر امرأة الا مع ذي محرم ولا يتخلون رجل بامرأة الا ومعها ذو محرم))

”کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور نہ کوئی آدمی عورت کے ساتھ اس کے محرم کے بغیر خلوت اختیار کرے۔“

دوسرا ارشاد ہے :

((لا يتخلون رجل بامرأة الا كان الشيطان مثلها))

”جب بھی کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرتا ہے تو تمسیر الشيطان ہوتا ہے (جو انہیں گمراہ کرتا ہے)“

تیسرا ارشاد گرامی ہے :

((لا يبيتن رجل عند امرأة الا ان يكون زوجها او ذا محرم))

”کوئی مرد کسی عورت کے پاس رات بسر نہ کرے الا یہ کہ وہ (مرد اس عورت کا) شوہر یا محرم ہو۔“

مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی عورتوں کو سمجھاؤ اور انہیں بے حجابی، اظہار حسن و جمال اور عیسائیوں وغیرہ، اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی مشابہت سے روکو اور یاد رکھو کہ یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے خاموش رہنا ان کے گناہ میں مشارکت اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اس شر (برائی) سے محفوظ رکھے۔

ایک بہت بڑا فریضہ یہ بھی ہے کہ آدمیوں کو عورتوں کے ساتھ خلوت اختیار کرنے، تنہائی میں ان کے پاس جانے اور محرم کے بغیر ان کے ساتھ سفر اختیار کرنے سے روکا جائے کیونکہ یہ سب امور فتنہ و فساد برپا کرنے والے ہیں، آنحضرت ﷺ کا صحیح فرمان (حدیث) ہے :

((ما تركت بعد ي فتنه اضر على الرجال من النساء))

”میرے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں فتنہ کوئی نہ ہوگا۔“

نیز فرمایا :

((ان الدنيا حلوة خضرة وان الله مستخفكم فيها فانظروا كيف تعملون فان تقوا الله نيا وتقوا النساء فان اول فتنه بنى اسر آسئل كانت في النساء))



”دینا شیریں اور سرسبز و شاداب ہے، اللہ اس میں تمہیں یکے بعد دیگرے بھیجنے والا ہے اور وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، دنیا سے بچ جاؤ اور عورتوں سے بچ جاؤ کیونکہ بنی اسرائیل میں رونما ہونے والا پہلا فتنہ بھی عورتوں کا ہی تھا۔“

یہ بھی نبی علیہ السلام کا فرمان ہے :

((رب کا سیتہ فی الدنیا عاریہ فی الاخرۃ))

”دنیا میں بہت سی لباس پہننے والی آخرت میں عریاں ہوں گی۔“

آپ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بھی قابلِ غور ہے :

((صنفان من اہل النار لم ارہما بعد : نساء کاسیات عاریات مائلات میللات رووسن کاسنہ النجت المائتہ لایدخلن البجیہ ولا جدن ریحما ورجال بایدیم سیاط کا ذناب البقر یضربون بہا الناس))

”جنم والوں کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا ایک تو وہ عورتیں جو لباس پہننے والی ہیں لیکن درحقیقت وہ عریاں ہیں۔ خود مائل ہونے والی اور دوسروں کو مائل (اپنی طرف) کرنے والی ہیں، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوبانوں جیسے ہیں، یہ جنت میں داخل ہو سکیں گی نہ جنت کی خوشبو پاسکیں گی۔ اور دوسرا گروہ ان آدمیوں کا ہے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے جن کے ساتھ وہ لوگوں کو مار رہیں گے۔“

اس ارشاد نبوی ﷺ میں اظہارِ حسن و جمال، بے پردگی باریک اور چھوٹے کپڑے پہننے، حق اور عفت سے اعراض اور لوگوں کو باطل کی طرف مائل کرنے والی عورتوں کے لئے شدید ترین وعید ہے نیز لوگوں پر ظلم و زیادتی کرنے والوں کو بھی یہ وعید سنائی گئی ہے کہ وہ جنت سے محروم رہیں گے۔ ((نسال اللہ العافیۃ من ذلک))

ایک عظیم ترین فتنہ یہ ہے کہ آج بہت سی مسلمان عورتیں چھوٹے چھوٹے کپڑے پہننے، بالوں اور محاسن کے نکا کرنے، کفار و فساق کی عورتوں کی طرح بالوں کے سٹائل بنانے اور مصنوعی بالوں کی وگین وغیرہ لگانے میں عیسائی اور ان جیسی دوسری کافر عورتوں کی مشابہت کرنے لگی ہیں، حالانکہ حضور سرور کائنات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

((من تشبہ بقوم فهو منهم))

”جس شخص نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔“

اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ نیم عریاں قسم کے لباس پہننے کی مشابہت اختیار کرنے کی وجہ سے کس قدر فتنہ و فساد برپا ہو رہا ہے اور دین و حیا میں کمی پیدا ہو رہی ہے لہذا اس سے اجتناب انتہائی ضروری ہے اور عورتوں کو نہایت سختی سے منع کرنا عین فرض ہے ورنہ یہ فتنہ و فساد نہایت شدت اختیار کر جائے گا اور اس کا انجام انتہائی تباہ کن ثابت ہوگا۔ ان مسائل میں پھنسی ہوئی عورتوں کے ساتھ بھی تساہل روا نہیں رکھنا چاہئے کیونکہ بچپن میں جس انداز کی تربیت ہوگی بڑی ہو کر وہ انہیں عادات کو اپنائیں گی لہذا اے بندگانِ الہی! اللہ سے ڈرو، اللہ تعالیٰ نے جن اشیاء کو حرام قرار دیا ہے، ان سے اجتناب کرو، نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو اور حق و صبر کی وصیت کرو اور یاد رکھو ان امور کے سلسلہ میں اللہ تم سے یقیناً باز پرس کرے گا اور اعمال کے مطابق جزا و سزا دے گا اور وہ ہمیشہ صابر، متقی اور محسن لوگوں کا ساتھ دیتا ہے لہذا صبر کرو، دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرو اور اللہ سے ڈرو۔

بلاشک و شبہ یہ فریضہ دوسروں کی نسبت حکام، امراء، قضاة اور بڑے بڑے اداروں کے سربراہوں پر زیادہ عائد ہوتا ہے کیونکہ ان حضرات کے سکوت کی وجہ سے یہ فتنہ عظیم سے عظیم تر ہو جائے گا لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اس فتنہ کا سدباب صرف انہی پر فرض ہے بلکہ یہ تو تمام مسلمانوں پر فرض ہے خصوصاً عورتوں کے اس فتنہ کو کچل دینا چاہئے

